AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ہندومت کا قدیم الحادی فلسفہ چارواک: تعارف اور ہندو فلسفیانہ روایتوں کے ساتھ تقابلی مطالعہ

Ancient Atheistic Philosophy of Hinduism: An Introduction to Charvaka and Its Comparative Study with Other Hindu Philosophical Traditions

احسان الرحمن غوری: ایسوسی ایٹ پروفیسر، ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب۔

Abstract

The Charvaka (or Lokāyata) school represents the earliest atheistic and materialistic philosophy in ancient India, emerging around the 6th century BCE in response to the dominance of Vedic-Brahmanic orthodoxy. As a radical Nāstika (heterodox) system, it rejected the infallibility of the Vedas, denied the authority of the priestly class, and dismissed metaphysical constructs such as the soul (ātman), reincarnation, karma, and the afterlife as mere religious fabrications designed for social and economic exploitation. Epistemologically, Charvaka upheld pratyakṣa (direct sensory perception) as the only valid source of knowledge while denying the validity of inference (anumāna) and verbal testimony (śabda). Ethically, it advocated a hedonistic outlook summarized in the maxim: "While you live, live well, even if by borrowing," emphasizing immediate material well-being over spiritual salvation. Charvaka's critique of ritualism sharply contrasted with the elaborate sacrificial system of Vedic religion, exposing it as wasteful and manipulative. Although sharing with Buddhism and Jainism the heterodox rejection of Vedic authority, Charvaka went further by rejecting all forms of spirituality, asceticism, and metaphysical speculation, thereby constructing the only purely materialist school of classical Indian thought. In comparison to the Āstika traditions like Nyāya, Vedānta, and Sāṃkhya, Charvaka's exclusive reliance on empirical reality, rejection of transcendentalism, and opposition to soteriological goals mark its radical divergence. While none of its primary texts survive, the school's presence is preserved through quotations and refutations found in later works. This paper introduces the philosophy of Charvaka and provides a comparative analysis with other Hindu traditions, highlighting its unique contribution to the intellectual diversity of Indian philosophy.

Key Words: Charvaka, Lokāyata, Hindu Philosophy, Materialism, Epistemology, Hedonism

تعارفِ موضوع

چارواک یالوکایتا، ہندومت کی قدیم اور منفرد الحادی ومادّی فلسفیانہ روایت ہے جو چھٹی صدی قبل مسیح کے قریب ابھری۔ یہ مکتبِ فکر ویدک وبرہمنائی روایت کے ردِ عمل میں سامنے آیا اور ہندومت کی واحد منظم مادّیاتی فلسفہ قرار دیا جاتا ہے۔ چارواک فلسفہ نے ویدوں کے تقدس، برہمنوں کی مذہبی اجارہ داری، اور روح، تناسخ، کرم اور آخرت جیسے مابعد الطبیعیاتی تصورات کو سرے سے رد کر دیا۔ اس کے نزدیک یہ سب عقائد مذہبی پیشواؤں کی اختراعات ہیں جو عوام کو سیاسی و معاشی طور پر استحصال میں رکھنے کے لیے گھڑے گئے۔ علمیات (Epistemology) کے باب میں چارواک نے صرف حسی ادراک (pratyakṣa) کو معتبر ذریعۂ علم تسلیم کیا اور قیاس (anumāna) وروایت کو ناقابلِ اعتبار قرار دیا۔ اخلاقیات میں یہ لذت پسندی اور موجودہ دنیاوی زندگی کے بہتر استعمال پر زور دیتا ہے، اور مہنگے مذہبی رسومات کو فضول اور عوام کے استحصال کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ اگرچہ بدھ مت اور جین مت بھی آستک روایتوں کے مخالف تھے لیکن چارواک ان سے بھی زیادہ آگے بڑھ کر ہر قسم کی روحانیت اور تزکیہ نفس کو رد کرتا

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ہے۔ آستک مکاتبِ فکر جیسے نیائے، ویدانت اور سانکھیا کے مقابلے میں چارواک کا محض مادی حقیقت پر زور دینا اور نجات کے کسی روحانی ہدف کو قبول نہ کرنا اسے ایک منفرد اور غیر معمولی فلسفہ بناتا ہے۔

مبحث اول: چارواک فلسفہ کا آغاز

چارواک فلسفہ، جسے لوکایتی (Lokāyata) بھی کہا جاتا ہے، قدیم ہندوستان میں مادیت پرستی اور حسیات پسندی کا سب سے قدیم اور منظم دبستان سمجھا جاتا ہے۔ اس کا ظہور محض ایک فلسفیانہ تجسس کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ یہ اس وقت کی مذہبی و سماجی فضا کے خلاف ایک ردِ عمل بھی تھا، جب ویدک برہمن مت نے کائنات اور زندگی کے تمام پہلوؤں پر ماورائی تشریحات کا غلبہ قائم کر رکھا تھا۔

چارواک کی تاریخی حیثیت

چارواک کے آغاز کی تاریخ یقینی طور پر متعین نہیں، تاہم محققین اس کو چھٹی صدی قبل مسیح یا اس سے کچھ پہلے کا دور قرار دیتے ہیں، جو بدھ مت اور جین مت کے ابتدائی ارتقاء کا بھی زمانہ ہے۔ سَروَدرشن سنگرہ میں مذکور ہے:

چارواک نام کا ایک ناستک ہے جو صرف حسی ادراک کو ہی علم کا معیار مانتا ہے۔[1]

یہ حوالہ ظاہر کرتا ہے کہ چارواک قدیم فلسفیانہ مکالمے میں ایک مستقل اور نمایاں دبستان کی حیثیت اختیار کر چکا تھا، جس کی شناخت اس کے نظریاتی جوہر سے جڑی تھی۔

چارواک فلسفے کے وجود میں آنے کا سماجی و فکری پس منظر

اس فلسفے کی پیدائش ایک ایسے عہد میں ہوئی جب ویدک رسوم (یگیہ، ہوم) اور برہمن مت کے طبقاتی ڈھانچے نے معاشرت کو شدید حد تک طبقاتی اور معاشی تقسیم میں جکڑ رکھا تھا۔ پجاری طبقہ مذہبی رسومات کے ذریعے عوامی وسائل پر قابض تھا اور مذہبی بیانیہ کو ناقابلِ سوال حقیقت کے طور پر پیش کرتا تھا۔ ایسے ماحول میں چارواک فکر ایک بغاوت کی صورت میں ابھرا، جو کہ مذہبی رسومات اور مابعد الطبیعیاتی عقائد دونوں کو رد کرتا تھا۔ جیسا کہ ایک محقق نے کہا:

> The Cārvākas were the first to raise their voice in India against the sacerdotal tyranny of the priestly class.[2]

چارواکی ہندوستان میں پہلے لوگ تھے جنھوں نے پجاری طبقے کی مذہبی جبر کے خلاف آواز بلند کی۔

[1] Madhavacharya, *Sarva-darśana-saṅgraha*, (Varanasi: Chowkhamba Sanskrit Series, 1923), p. 4
[2] Debiprasad Chattopadhyaya, *Lokayata*, (New Delhi: People's Publishing House, 1959), p. 21

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

یہ فکری مزاحمت اس وقت کے دیگر ناستک مکاتب، جیسے بدھ مت اور جین مت، سے مختلف تھی، کیونکہ چارواک نے روحانیت کی ہر صورت کو ہی غیر حقیقی قرار دے دیا۔

قدیم ہندوستانی معاشرے میں مذہبی و فکری کشمکش کا کردار

چارواک کا ظہور اس مذہبی و فکری کشمکش کا ایک باب تھا جو قدیم ہندوستان میں آستک (ویدک) اور ناستک (غیر ویدک) مکاتب کے درمیان جاری تھی۔ برہمن مت نے جہاں ویدوں کو وحی کا درجہ دے کر ان پر مکمل ایمان کو نجات کا ذریعہ قرار دیا، وہاں چارواک نے ویدوں کو محض انسانی تصنیف اور پجاریوں کا معاشی ہتھکنڈہ قرار دیا۔ سَروَدرشن سنگرہہ میں ان کا موقف یوں بیان ہوا ہے کہ وید انسانوں نے اپنے ذاتی مفاد کے لیے بنائے ہیں۔[3]

یہ کشمکش صرف فلسفیانہ نہیں بلکہ معاشرتی اور سیاسی بھی تھی، کیونکہ چارواک فکر نے نہ صرف مذہبی بنیادوں کو چیلنج کیا بلکہ اس طبقاتی نظام کو بھی نشانہ بنایا جو انہی بنیادوں پر کھڑا تھا۔

مبحث دوم: چارواک کے مآخذ

چارواک فلسفے کے مآخذ ایک پیچیدہ اور بالواسطہ تاریخی زنجیر کی صورت رکھتے ہیں، کیونکہ اس مکتب کا اصل متنی سرمایہ، بالخصوص **برہسپتی سوتر**، وقت کے ساتھ معدوم ہو گیا۔ موجودہ علمی مواد زیادہ تر اس کے مخالفین کے اقتباسات، مناظراتی حوالہ جات، اور زبانی روایات سے اخذ ہوا ہے۔ اس لیے چارواک کے فکری ڈھانچے کی بازیافت ایک طرح کی متنی آثار قدیمہ (Textual Archaeology) ہے۔

ویدوں اور برہمن متون میں حوالہ جات

اگرچہ ویدک ادب براہِ راست چارواک مکتب کو بطور ایک منظم دبستان تسلیم نہیں کرتا، مگر ویدوں اور برہمن متون میں ایسے بیانات ملتے ہیں جو اس طرزِ فکر کے ابتدائی نقوش کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ رگ وید اور اتھروید میں بعض مقامات پر مابعد الطبیعاتی عقائد کی نفی کرنے والے اقوال، اگرچہ کسی منظم فلسفے کی شکل میں نہیں، لیکن ایک ایسی فکری فضا کی جھلک دکھاتے ہیں جس میں مادی حقیقت کو ترجیح دی گئی۔[4] یہ اشارے براہِ راست چارواک فکر نہیں، مگر اس کے لیے فکری مٹی کا کردار ضرور ادا کرتے ہیں۔

---

[3] Madhavacharya, *Sarva-darśana-saṅgraha*, p. 6

[4] Ralph T. H. Griffith, *The Hymns of the Atharva-Veda*, (Benares: E. J. Lazarus & Co., 1895), Vol. I, p. 112

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

قدیم ہندوستانی مناظرات اور ناستک روایات

چارواک کے فکری خدوخال واضح طور پر قدیم ہندوستانی مناظرات میں سامنے آتے ہیں، جہاں آستک (ویدپرست) اور ناستک (غیر ویدک) مکاتب میں فکری معرکے ہوتے تھے۔ ان مناظرات کا ایک بڑا حصہ بعد کے فلسفیانہ رسالوں میں محفوظ ہوا، جیسا کہ سَروَدرشن سنگرہہ اور تتواپپلابھ سمہتیّ میں۔

سَروَدرشن سنگرہہ میں چارواک کا یہ قول درج ہے کہ جب تک جیو خوش رہو، چاہے قرض لے کر ہی کیوں نہ گھی پیو۔[5]

یہ قول اس بات کا نشان ہے کہ مناظرات میں چارواک کو ایک واضح لذت پرستانہ مادیت کے نمائندے کے طور پر پیش کیا جاتا تھا، اور یہی مناظرات اس کے بنیادی آخذ میں شامل ہیں۔

مابعد کے فلسفیانہ متون میں چارواک کی بازگشت

چارواک کے براہِ راست متون ناپید ہونے کے باعث اس کی فکری شناخت زیادہ تر مخالف مکاتب کی تحریروں میں زندہ رہی۔ نیائے، ویشیشک، سنکھیا، اور بدھ مت کے بعض فلسفیوں نے اپنی کتابوں میں چارواک کے دلائل نقل کر کے ان کا رد کیا۔ بدھ متی منطق دان دھرم کیرتی نے اپنی تحریروں میں چارواک موقف کو محدود اور ادھورا کہا، کیونکہ یہ صرف پرتیکش (حسی ادراک) کو علم کا ذریعہ مانتا ہے۔[6]

زبانی روایات اور تنقیدی متون کی اہمیت

چونکہ چارواک فکر عوامی سطح پر ایک لوکایتی طرزِ فکر کے طور پر بھی موجود رہی، اس لیے زبانی روایت نے اس کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا۔ لوک گیت، طنزیہ محاورات، اور مقامی کہاوتیں اس کے فلسفیانہ بیانیے کی عوامی بازگشت تھیں۔ تاہم، یہ روایت اکثر اس کے مخالفین کے تنقیدی سانچے میں ڈھل کر ہی محفوظ ہوئی، جس سے اصل فکر کے بعض پہلو مسخ یا مبالغہ آمیز صورت میں منتقل ہوئے۔[7]

مبحث سوم: چارواک کے بنیادی افکار

چارواک فلسفہ اپنی فکری بنیادوں میں انتہائی سادہ مگر انقلابی نوعیت کا حامل تھا، جس نے نہ صرف مروجہ مذہبی تصورات کو چیلنج کیا بلکہ معرفت، اخلاق اور حیات کے مفہوم کو بھی از سرِ نو متعین کیا۔ اس کے بنیادی افکار کو چند بڑے نکات میں سمجھا جا سکتا ہے۔

---

[5] Madhavacharya, *Sarva-darśana-saṅgraha*, (Varanasi: Chowkhamba Sanskrit Series, 1923), p. 5
[6] Dharmakīrti, *Pramāṇavārttika*, (Patna: K. P. Jayaswal Institute, 1985), p. 44
[7] Ramakrishna Bhattacharya, *Studies on the Cārvāka/Lokāyata*, (New Delhi: Anthem Press, 2011), p. 89

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حسیات (Perception) کو علم کا واحد ذریعہ قرار دینا

چارواک مکتب میں پر تیکش (Pratyakṣa) یعنی حسی ادراک ہی واحد قابلِ اعتماد ذریعۂ علم ہے۔ وہ نہ استدلال (Anumāna) کو معتبر مانتے ہیں، نہ ہی کسی وحی یا مابعد الطبیعاتی دعوے کو۔ سَروَدرشن سنگرہہ میں یہ موقف یوں بیان ہے:

صرف حسی ادراک ہی علم کا معیار ہے، نہ قیاس اور نہ ہی وحی / نقلی دلیل۔[8]

یہ زاویۂ فکر براہِ راست مذہبی عقائد کے اس ڈھانچے کو منہدم کرتا تھا جو غیر مشاہداتی حقائق (مثلاً جنت، دوزخ، تناسخ) پر استوار تھا۔

ماورائی حقائق اور روحانیت کی کلی نفی

چارواک فلسفے کے مطابق کوئی غیر مادی حقیقت موجود نہیں۔ روح، آواگون (تناسخ)، یا مابعد الموت زندگی—یہ سب انسانی تخیلات اور پجاری طبقے کے معاشی مفادات کے لیے گھڑے گئے تصورات ہیں۔ ان کے بقول ویدوں میں مذکور جنت و دوزخ کی کہانیاں محض اختراعات ہیں۔ جیسا کہ ایک برہمنی مناظرانہ متن میں چارواک کے حوالے سے کہا گیا:

The Vedas are the incoherent rhapsodies of knaves.[9]

وید بددیانت لوگوں کے بے ربط کلام ہیں۔

یہ سخت لہجہ چارواک کے اس انکار کا مظہر ہے جس نے ویدک مذہب کی تقدیس کو بنیادی سطح پر چیلنج کیا۔

مادیّت اور جسمانی لذت کو حیات کا مقصد بنانا

چارواک کے نزدیک حقیقت صرف جسمانی اور مادی ہے، اور انسانی زندگی کا مقصد خوشی اور لذت کا حصول ہے۔ چونکہ موت کے بعد کوئی زندگی نہیں، اس لیے حیات کا لطف اسی دنیا میں اٹھایا جانا چاہیے۔ اس فکر کا ایک مشہور حوالہ ہے

جب تک جیو خوش رہو، چاہے قرض لے کر ہی کیوں نہ گھی پیو۔[10]

یہ جملہ چارواک کی لذت پرستی (Hedonism) کا خلاصہ ہے، اگرچہ بعض محققین اسے ان کے مخالفین کی مبالغہ آمیز پیشکش قرار دیتے ہیں۔[11]

---

[8] Madhavacharya, *Sarva-darśana-saṅgraha*, (Varanasi: Chowkhamba Sanskrit Series, 1923), p. 4
[9] Radhakrishnan, *Indian Philosophy*, (London: George Allen & Unwin, 1923), Vol. I, p. 279
[10] Madhavacharya, *Sarva-darśana-saṅgraha*, p. 5
[11] Ramakrishna Bhattacharya, *Studies on the Cārvāka/Lokāyata*, (New Delhi: Anthem Press, 2011), p. 133

مذہبی رسومات، قربانی اور عبادات پر تنقید

چارواک نے یگیہ (قربانی)، ہوم، پجاریوں کی دعاؤں اور مہنگی مذہبی رسومات کو محض عوام کو لوٹنے کا ذریعہ قرار دیا۔ ان کے نزدیک ان رسومات سے نہ دیوتا خوش ہوتے ہیں نہ کوئی ماورائی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ایک طنزیہ بیان میں ان کا موقف یوں درج ہوا ہے کہا گر پشو یگیہ سے جنت ملتی ہے تو باپ، ماں اور بیٹے کو بھی قربان کرنا چاہیے۔[12]

یہ طنز دراصل مذہبی عقائد کی منطقی کمزوری اور اخلاقی تضاد کو آشکار کرتا ہے، جو چارواک فلسفے کی تنقیدی قوت کا بنیادی وصف ہے۔

مبحث چہارم: فکری اثرات اور رد عمل

چارواک فلسفہ قدیم ہندوستان میں ایک منفرد فکری انحراف کی علامت تھا، جس نے روایتی مذہبی و فلسفیانہ ڈھانچوں کو کھلے عام چیلنج کیا۔ اس کا اثر اور اس پر ہونے والے رد عمل کی نوعیت نہ صرف اس کی فکری جرأت کا پتہ دیتی ہے بلکہ برصغیر کی فکری تاریخ میں مکالمے اور مناظرے کی روایت کو بھی نمایاں کرتی ہے۔

ناستک مکاتبِ فکر پر چارواک کا اثر

اگرچہ بدھ مت اور جین مت جیسے ناستک مکاتبِ فکر چارواک کے حسیات پر مبنی محدود دائرۂ علم سے متفق نہ تھے، تاہم اس کے مذہبی اتھارٹی کے انکار نے ان مکاتب کو تقویت دی۔ بدھ متی منطق دان **دھرم پال** اور جینیہ فلسفی **اکلنگا بھٹؒ** نے بعض اخلاقی اور مابعد الطبیعاتی اختلافات کے باوجود، مذہبی پجاری ازم کی مخالفت میں چارواک کے ساتھ فکری قربت ظاہر کی۔[13] یوں، چارواک نے ناستک مکاتب کے لیے ایک ایسا تنقیدی ماحول پیدا کیا جس میں مذہب کے غیبی دعووں کو سوالیہ نگاہ سے دیکھنا ممکن ہوا۔

آستک مکاتب کی جانب سے فکری تنقیدات

ویدک اور برہمنی فلسفہ کے علمانے چارواک کو پرلوک سے منکر اور اخلاقی نظم کو تباہ کرنے والا قرار دیا۔ نیائے درشن کے شارحین نے حسیات کو علم کا واحد ماخذ ماننے کے نتیجے میں استدلال اور غیر مشاہدہ حقائق کی نفی کو منطق کا قتل کہا۔[14]

اسی طرح، **شانکر آچاریہ** نے اپنی بھاشیہ میں اس موقف کو کہ موت کے بعد کوئی زندگی نہیں، آتما کے انکار کے مترادف سمجھا، اور اسے مذہبی و اخلاقی بحران کا سبب بتایا۔[15]

[12] Madhavacharya, *Sarva-darśana-saṅgraha*, p. 7
[13] Basham, *History and Doctrines of the Ajivikas*, (London: Luzac & Company, 1951), p. 67
[14] Udayana, *Nyāyakusumāñjali*, (Benares: Chowkhamba Sanskrit Series, 1914), p. 12
[15] Śaṅkara, *Brahmasūtra Bhāṣya*, (Madras: Theosophical Publishing House, 1890), II.2.32

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

چارواک کے خیالات کی بقا اور زوال کے عوامل

چارواک فکر کی بقا میں سب سے بڑی رکاوٹ اس کے اپنے تحریری سرمایہ کی ناپیدی تھی۔ براہِ راست متون کے مفقود ہونے اور مخالفین کی تحریروں پر انحصار کرنے کی وجہ سے یہ فلسفہ تاریخی مسخ کا شکار ہوا۔ مزید برآں، اس کے لذت پرستانہ تصورِ حیات کو اکثر اخلاق سے عاری قرار دے کر عوامی قبولیت سے محروم کر دیا گیا۔[16] البتہ، اس کی فکر کی بازگشت صدیوں تک عوامی محاورات، طنزیہ ادبیات اور غیر روایتی مناظرات میں سنائی دیتی رہی، حتیٰ کہ جدید ہندوستان میں بعض ماہرین نے اسے پہلا مقامی مادیت پسند فلسفہ قرار دے کر اس کی فکری میراث کو از سرِ نو زندہ کرنے کی کوشش کی۔[17]

مبحث پنجم: چارواک اور دیگر ہندو مکاتبِ فکر کا باہمی تقابل

1. تقابلی مطالعہ کا تعارفی فریم ورک

چارواک اور دیگر ہندو مکاتبِ فکر کا تقابلی مطالعہ ایک ایسے فکری منظرنامے کو منکشف کرتا ہے جس میں کائنات، علم، اخلاق اور معاشرت کے بارے میں بنیادی اختلافات نہ صرف نظری سطح پر بلکہ عملی زندگی میں بھی گہرے اثرات پیدا کرتے ہیں۔ اس مطالعے کے لیے ایک منظم فریم ورک ضروری ہے، تاکہ مختلف مکاتبِ فکر کی اصولی مماثلتوں اور امتیازات کو واضح کیا جا سکے۔

آستک اور ناستک مکاتب کا بنیادی فرق

ہندو فلسفے کی روایتی تقسیم کے مطابق **آستک** (Āstika) مکاتب وہ ہیں جو ویدوں کی اتھارٹی کو تسلیم کرتے ہیں، جیسے سانکھیہ، یوگ، نیائے، ویشیشک، میمانسا اور ویدانت۔ اس کے برعکس **ناستک** (Nāstika) مکاتب—بدھ مت، جین مت اور چارواک—ویدوں کو علم کا معتبر ماخذ نہیں مانتے۔ جیسا کہ سرو درشن سنگرہ میں اس تقسیم کی وضاحت ہے جن کے نزدیک وید حجت ہیں وہ آستک ہیں، اور جو وید کو حجت نہیں مانتے وہ ناستک ہیں۔[18] یہ بنیادی تقسیم ہی تقابلی مطالعے کی پہلی لکیر کھینچتی ہے، جس کے بعد مابعد الطبیعات، علمیات، اخلاقیات اور معاشرت میں مزید فرق سامنے آتا ہے۔

---

[16] Ramakrishna Bhattacharya, *Studies on the Cārvāka/Lokāyata*, (New Delhi: Anthem Press, 2011), p. 212

[17] Debiprasad Chattopadhyaya, *Lokāyata: A Study in Ancient Indian Materialism*, (New Delhi: People's Publishing House, 1959), p. 4

[18] Madhavacharya, *Sarva-darśana-saṅgraha*, (Varanasi: Chowkhamba Sanskrit Series, 1923), p. 1

ہندو فلسفے میں تنوع اور فکری جدلیات

ہندو فکری روایت کسی یکساں اور یک رُخی فکر کا نام نہیں بلکہ مختلف فلسفیانہ رجحانات کا ایک ایسا جال ہے جس میں مابعد الطبیعاتی تسلیم اور انکار، روحانیت اور مادیت، ریاضت اور لذت پسندی، سب ساتھ ساتھ ملتے ہیں۔ جیسا کہ رادھا کرشنن نے لکھا:

> Indian thought exhibits a remarkable diversity, ranging from the most rigorous spiritualism to uncompromising materialism.[19]

ہندوستانی فکر ایک غیر معمولی تنوع پیش کرتی ہے، جو انتہائی سخت روحانیت سے لے کر غیر لچکدار مادیت تک پھیلی ہوئی ہے۔

یہ تنوع ایک مسلسل مکالمہ اور مناظرانہ ماحول پیدا کرتا ہے، جس میں ہر مکتب دوسرے کے دعوؤں کو رد یا ان میں ترمیم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

چارواک کے تقابل کے لیے معیارات

چارواک کا دیگر ہندو مکاتب سے موازنہ کرنے کے لیے چار بڑے معیارات اختیار کیے جاسکتے ہیں:

1. **مابعد الطبیعات** — وجود کی حقیقت، روح، آواگون اور مابعد الموت زندگی کے بارے میں موقف۔
2. **علمیات** — (Epistemology) علم کے ذرائع، بالخصوص حسیات، استدلال اور وحی کی حیثیت۔
3. **اخلاقیات** — (Moral Philosophy) خیر و شر کی بنیاد، لذت و ریاضت کا توازن، اور اخلاقی ذمہ داری کا دائرہ۔
4. **معاشرت** — مذہبی رسومات، سماجی ڈھانچے اور پجاریانہ نظام کے بارے میں رویہ۔

یہ چار معیارات اس تقابلی جائزے کو نہ صرف منطقی ترتیب دیتے ہیں بلکہ اس امر کو بھی ممکن بناتے ہیں کہ فکری اختلافات کو محض نظری نہ سمجھا جائے بلکہ ان کے سماجی اور تاریخی اثرات کو بھی پرکھا جاسکے۔

2. چارواک اور آستک مکاتبِ فکر

چارواک اور آستک مکاتبِ فکر کا تقابل محض دو مختلف فلسفیانہ دھاروں کی فہرست سازی نہیں بلکہ ایک فکری مکالمہ ہے جس میں حقیقت، علم، اور زندگی کے مقصد کے بارے میں متضاد دعوے سامنے آتے ہیں۔ آستک مکاتب کے لیے ویدوں کی اتھارٹی مرکزی حیثیت رکھتی ہے، جبکہ چارواک اس بنیاد کو ہی رد کرتا ہے۔ اس اختلافِ اساس نے مابعد الطبیعات، علمیات اور اخلاقیات کے میدان میں گہرے تضادات پیدا کیے۔

[19] Radhakrishnan, *Indian Philosophy*, (London: George Allen & Unwin, 1923), Vol. I, p. 19

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

نیائے (Nyāya) فلسفہ کے ساتھ تقابل

نیائے مکتبِ فکر اپنی اساس منطق اور استدلال (Anumāna) پر رکھتا ہے، اور چارواک کے برعکس مشاہدہ (Pratyakṣa) کو واحد ذریعۂ علم نہیں مانتا۔ **گوتما** نے نیائے سوتر میں نقل کرتے ہیں کہ مشاہدہ، استدلال، موازنہ اور معتبر قول—یہ سب علم کے ذرائع ہیں۔[20]

چارواک اس کثرتِ ذرائع کو غیر ضروری اور گمراہ کن سمجھتا ہے، کیونکہ اس کے نزدیک استدلال کی بنیاد ہمیشہ بالواسطہ ہوتی ہے اور دھوکے کا امکان رکھتی ہے۔ یہاں بنیادی اختلاف یہ ہے کہ نیائے حقیقت تک پہنچنے کے لیے استدلال کو لازم مانتا ہے جبکہ چارواک اسے غیر معتبر قرار دیتا ہے۔

ویدانت (Vedānta) کے ساتھ تقابل

ویدانت مکتب—خصوصاً آدویت ویدانت—کائنات کو برہمن کی تجلی سمجھتا ہے اور آتما کو لافانی اور غیر مشروط حقیقت مانتا ہے۔ **شنکر آچاریہ** لکھتے ہیں کہ برہمن ہی حقیقت ہے، یہ جگت وہم ہے، اور جیو (روح) برہمن کے سوا کچھ نہیں۔[21]

چارواک اس نظریے کو مکمل طور پر رد کرتا ہے، اس کے نزدیک کوئی غیر مادی یا لافانی حقیقت موجود نہیں۔ جہاں ویدانت جسمانی وجود کو عارضی اور دھوکہ قرار دیتا ہے، وہاں چارواک جسم کو ہی حیات کی اصل حقیقت اور لذت کو اس کا مقصد مانتا ہے۔

سانکھیہ (Sāṃkhya) فلسفہ کے ساتھ تقابل

سانکھیہ فلسفہ دو ابدی اصولوں—**پرکرتی** (مادی فطرت) اور **پوروش** (روحانی شعور)—کو تسلیم کرتا ہے۔ **ایشور کرشن** نے سانکھیہ کاریکا میں وضاحت ملتی ہے کہ پوروش محض گواہ ہے، تنہا ہے، اور اس میں کوئی صفت نہیں۔[22]

چارواک کے نزدیک یہ دوئی غیر ضروری اور مفروضہ ہے، کیونکہ پوروش کی کوئی تجربی بنیاد نہیں۔ سانکھیہ میں مادی اور روحانی دونوں کی ازلی حیثیت ہے، مگر چارواک صرف مادی حقیقت کو تسلیم کرتا ہے۔

مشترک پہلو اور بنیادی اختلافات

اگرچہ چارواک اور آستک مکاتب میں بنیاداً اختلافات گہرے ہیں، چند پہلو ایسے ہیں جہاں اتفاق کی جھلک ملتی ہے:

مشترک پہلو: سبھی مکاتب انسانی زندگی کے مسائل کے حل کے لیے عقلی تجزیہ اور فلسفیانہ ترتیب کو اہمیت دیتے ہیں۔

[20] Gautama, *Nyāya Sūtra*, (Varanasi: Chowkhamba Sanskrit Series, 1917), I.1.3
[21] Śaṅkara, *Vivekacūḍāmaṇi*, (Madras: Theosophical Publishing House, 1890), v. 20
[22] Īśvarakṛṣṇa, *Sāṃkhya Kārikā*, (Calcutta: Bibliotheca Indica, 1887), Kārikā 17

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

بنیادی اختلافات:

مابعد الطبیعات : آستک مکاتب غیر مادی حقائق اور آواگون پر ایمان رکھتے ہیں، چارواک ان سب کا انکار کرتا ہے۔

علمیات : آستک مکاتب متعدد ذرائعِ علم کو مانتے ہیں، چارواک صرف حسیات کو۔

اخلاقیات : آستک مکاتب لذت کو محدود اور ریاضت کو افضل مانتے ہیں، چارواک لذت کو بنیادی مقصد قرار دیتا ہے۔

3. چارواک اور ناستک مکاتبِ فکر

چارواک اور دیگر ناستک مکاتبِ فکر کا تقابل ایک ایسا فکری منظر پیش کرتا ہے جس میں ویدوں کی اتھارٹی کا انکار سب کو ایک مشترک نکتہ پر لا کھڑا کرتا ہے، لیکن اس اشتراک کے پیچھے مابعد الطبیعات، اخلاقیات، اور حیات کے مقصد کے بارے میں گہرے اختلافات موجود ہیں۔ بدھ مت، جین مت اور اجیوک مکاتب کے ساتھ چارواک کا مکالمہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ ناستک ہونا یکساں فکری زاویہ رکھنے کے مترادف نہیں۔

بدھ مت کے ساتھ فکری اشتراک اور اختلاف

بدھ مت اور چارواک دونوں ویدک رسومات اور برہمن پجاریانہ نظام کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ تاہم بدھ مت اپنی بنیاد چار عظیم حقائق اور نروان کے حصول پر رکھتا ہے، جو ایک ماورائی اور روحانی کیفیت ہے۔ پالی زبان کی سب سے قدس کتاب **دھمّپد** میں آیا ہے کہ جب انسان دنیا کے سکھ کو اور نفس کی بے ثباتی کو دیکھتا ہے، تو وہ حقیقی سکون کو جیسا ہے ویسا ہی دیکھ پاتا ہے۔[23]

چارواک اس تصور کو رد کرتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک کوئی ماورائی حقیقت یا مابعد الموت نجات نہیں۔ بدھ مت لذت کو ناپائیدار اور دکھ کا سبب سمجھتا ہے، جبکہ چارواک اسے زندگی کا فطری اور جائز مقصد مانتا ہے۔

جین مت کے ساتھ تقابل

جین مت، اگرچہ ناستک روایت کا حصہ ہے، مگر اس کا پورا اخلاقی ڈھانچہ **اہنسا** (عدم تشدد)، ریاضت اور کرم کے نظریے پر قائم ہے۔ **اُماسوتی** نے تتوَرتھ سُوتر میں کہا ہے عدم تشدد سب سے بڑا دھرم ہے۔[24]

چارواک اس قسم کے سخت اخلاقی ضوابط کو انسانی فطرت کے خلاف سمجھتا ہے، کیونکہ وہ لذت اور عملی ضروریات کو اخلاق سے الگ نہیں کرتا۔ جین مت کا ریاضتی مزاج اور آواگون کا نظریہ، چارواک کی مادہ پرستانہ اور حسیات پر مبنی فکر سے بنیادی طور پر مختلف ہے۔

[23] Dhammapada, (Calcutta: Pali Text Society, 1925), v. 279
[24] Umāsvāti, *Tattvārtha-sūtra*, (Bombay: Jain Sahitya Vikas Mandal, 1918), VII.1

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اجیوک (Ajivika) مکتب سے تعلق

اجیوک مکتب، جو مکتیلی پتّہ گوسالا سے منسوب ہے، ایک قسم کے جبر (Fatalism) پر مبنی تھا اور اس کے مطابق تمام واقعات پہلے سے طے شدہ ہیں۔ اجیوک بھی ویدک رسومات کو رد کرتا تھا، لیکن اس کا جبر پر مبنی کائناتی نظریہ چارواک کے آزاد ارادہ اور لذت پر مبنی حیات کے تصور سے میل نہیں کھاتا۔ اجیوک میں فرد کی کاوش کو بے معنی سمجھا جاتا ہے، جبکہ چارواک انسانی تجربے اور انتخاب کو حیات کی معنویت کا سرچشمہ مانتا ہے۔

ناستک حلقے میں چارواک کا منفرد مقام

ناستک مکاتب کے مجموعی منظر نامے میں چارواک اپنی انتہا پسند مادیت (Radical Materialism) اور حسیات کو واحد ذریعۂ علم ماننے کی وجہ سے سب سے الگ دکھائی دیتا ہے۔ جہاں بدھ مت اور جین مت اخلاقی اور روحانی پہلوؤں کو اہمیت دیتے ہیں، وہاں چارواک ان پہلوؤں کو محض انسانی ذہن کی اختراعات سمجھتا ہے۔ اس کی یہ انتہا پسندی ایک طرف اسے فلسفیانہ تنقید کا ہدف بناتی ہے اور دوسری طرف اسے فکری تاریخ میں ایک بے مثال زمینی فلسفہ بناتی ہے، جو زندگی کو اسی دنیا کی لذت اور تجربے میں محدود کرتا ہے۔

مبحث ششم: تقابلی جائزے کے نتائج اور فکری اہمیت

تقابلی جائزے سے حاصل شدہ نتائج اس حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں کہ چارواک فلسفہ محض ایک حاشیہ بردار یا منفی ردعمل پر مبنی فکر نہیں بلکہ ہندوستانی فکری روایت کا ایک فعال اور تنقیدی کردار ادا کرنے والا عنصر ہے۔ اس نے اپنے دور میں نہ صرف مروجہ مذہبی و مابعد الطبیعاتی تصورات کو چیلنج کیا بلکہ فکری مکالمے کی فضا میں ایک ایسا زمینی نقطۂ نظر پیش کیا جو مادیت، حسیات اور عملی زندگی کے تجربات پر قائم تھا۔

ہندوستانی فکری روایت میں چارواک کا کردار

ہندوستانی فلسفہ اپنے تنوع اور جدلیاتی روایت کی بنا پر منفرد ہے، اور اس تنوع میں چارواک ایک ایسی انتہا کی نمائندگی کرتا ہے جو ویدک، بودھی یا جینی فکر کے روحانیت پسند رجحانات کے مقابل کھڑی ہے۔ مدھوسُودن اوجھا نے درست لکھا ہے:

> Charvaka is not merely a negation of religion, but an affirmation of life as it is, without metaphysical embellishment.[25]

چارواک محض مذہب کی نفی نہیں بلکہ زندگی کو جیسا ہے ویسا ہی، بغیر مابعد الطبیعاتی آرائش کے، تسلیم کرنے کا نام ہے۔

یہی وصف اسے ہندوستانی فکری منظر نامے میں ایک توازن پیدا کرنے والی قوت بناتا ہے، جو روحانیت کے غلبے کے مقابل مادیت کا بیانیہ پیش کرتا ہے۔

[25] Ojha, *Indian Materialism*, (Calcutta: University of Calcutta, 1928), p. 45

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

فکری ہم آہنگی اور تنوع کا تجزیہ

چارواک اور دیگر مکاتبِ فکر کا تقابل یہ دکھاتا ہے کہ اختلافات کے باوجود ایک فکری ہم آہنگی بھی موجود ہے، جو تنقید اور مکالمے کے تسلسل سے جنم لیتی ہے۔ رادھاکرشنن نے لکھا:

> The vitality of Indian thought lies in its ability to sustain opposing viewpoints within a shared intellectual tradition.[26]

ہندوستانی فکر کی زندگی اس کی اس صلاحیت میں مضمر ہے کہ یہ متضاد نقطہ ہائے نظر کو ایک مشترکہ فکری روایت میں برقرار رکھ سکتی ہے۔

یہ ہم آہنگی اس لیے ممکن ہے کہ فکری اختلاف کو محض تفرقہ نہیں سمجھا جاتا بلکہ اسے حقیقت کی مختلف جہات تک رسائی کا ذریعہ مانا جاتا ہے۔

فکری مکالمے اور اختلافات کی تاریخی معنوی

چارواک کی موجودگی نے ہندوستانی فکری تاریخ میں مکالمے اور مناظرے کی ایک طویل روایت کو فروغ دیا۔ یہ روایت محض فکری کثرت کا اظہار نہیں بلکہ اس امر کی علامت ہے کہ فلسفہ، جب مذہبی اختیار سے آزاد ہو، تو وہ حیات، اخلاق اور علم کے ہر دعوے کو پرکھنے کا حوصلہ رکھتا ہے۔ سروورشن سنگرہ میں چارواک پر بحث کا آغاز کرنا اس کی اسی اہمیت کا اعتراف ہے، کیونکہ اس کے بغیر فکری کائنات کا تنوع ادھورا رہتا۔

خلاصہ کلام

ہندومت کی فکری تاریخ میں اگرچہ ویدانت، سانکھیہ اور یوگ جیسے مکاتب روحانیت و مابعد الطبیعات کی گہری جڑوں کے ساتھ سامنے آتے ہیں، لیکن اسی تنوع میں ایک ایسا دبستان بھی ابھرتا ہے جو سراسر انکار اور جراتِ نفی کا نمائندہ ہے—یہی ہے چارواک۔ یہ فلسفہ ویدوں کی حجیت، روح کی بقا اور آخرت کے تصور کو وہم قرار دیتا ہے اور صرف حسی ادراک کو علم کا معیار مانتا ہے۔ اس کے نزدیک انسان کی زندگی کا حاصل لذت ہے اور کائنات محض مادی عناصر کا مجموعہ، جس میں کسی خالق یا مابعد الطبیعی مقصد کی گنجائش نہیں۔ اس کی زبان میں یہ رویہ یوں ڈھلتا ہے: "جب تک جیو خوش رہو، چاہے قرض لے کر گھی پیو، جسم جب راکھ ہو جائے تو واپسی کہاں۔" چارواک کا یہ فکری لہجہ دراصل ہندومت کی قدیم الحادی روایت کی بازگشت ہے، جو پجاریانہ جبر، رسوماتی اجارہ داری اور برہمنی اقتدار کے خلاف ایک عوامی صدائے احتجاج تھی۔ مگر اس انکار کی بنیاد نے خود اسے اخلاقی و مابعد الطبیعی خلا میں مبتلا کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ بدھ مت اور جین مت جیسے ناستک مکاتب، جو ویدوں کے منکر تھے، بھی چارواک سے فاصلہ رکھتے ہیں کیونکہ وہ کم از کم کرم، تناسخ اور نجات جیسے روحانی تصورات کو مانتے تھے۔ اس کے برعکس ویدانت اور سانکھیہ جیسے آستک فلسفے روح و matter کے امتزاج یا برہمن کی الوہیت پر قائم تھے۔ یوں چارواک اپنے انکار میں منفرد

[26] Radhakrishnan, *Indian Philosophy*, (London: George Allen & Unwin, 1923), Vol. I, p. 34

تو ہے لیکن تنہا بھی؛ یہ ہندوستانی فلسفے میں مادیت اور لذت پسندی کی انتہا ہے جس نے باقی تمام مکاتب کو براہِ راست فکری ردِ عمل پر مجبور کیا۔ اگر مذہبی فلسفے وجود کو غیبی معنویت عطا کرتے ہیں تو چارواک اسے صرف جسمانی تجربے تک محدود کر دیتا ہے۔ یہی اس کی جرات ہے اور یہی اس کی کمزوری۔ وہ ہندوستانی فکر کے مناظرانہ تنوع میں ایک ایسی آواز ہے جو روایت کے ایوانوں میں سوال اٹھاتی ہے مگر جواب کے باب میں خاموش دکھائی دیتی ہے۔